رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
بیرون ہند سالانہ ...

قیمت ایک آنہ

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۵۹

صاحبزادگان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دو بزرگ مجاہدین دین کی قادیان میں تشریف آوری

اھلاً و سھلاً و مرحبا

161

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے ہمیں یہ مبارک دن دکھایا۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین صاحبزادگان یعنی صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔اے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل بی۔اے۔ جو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند ارجمند ہیں اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بی۔اے آئی۔سی۔ایس ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنے اپنے تعلیمی کورس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت شاندار کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے بعد کامیاب و بامراد بخیر و عافیت واپس تشریف لا رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے انگلستان میں قیام کے دوران میں باوجود بے حد تعلیمی مصروفیتوں کے اور باوجود مسجد احمدیہ اور احمدیہ مشن سے کافی دور اقامت گزین ہونے کے خدمات دین کی ادائیگی میں حصہ لینے کی پوری پوری کوشش کی۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی دینداری۔ تقویٰ اور احکام اسلام کی پابندی کا ایسا شاندار نمونہ پیش کیا۔ کہ انگریز نومسلموں نے ان کی موجودگی کو اپنے لئے بہت بڑی نعمت سمجھا۔ اور ان کی جدائی کے وقت نہایت مخلصانہ رنگ میں اپنی محبت کا اظہار کیا۔

اب جبکہ یہ صاحبزادگان جو کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشان ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کی قبولیت کا ثبوت جو آپ نے اپنی اولاد کے متعلق فرمائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مقصد میں کامیاب ہو کر تشریف لا رہے ہیں جسے پیش نظر رکھتے ہوئے انہوں نے دور دراز کا سفر اختیار کیا تھا۔ ہر احمدی کا دل خوشی اور مسرت کے جذبات سے لبریز ہے۔ اور اس کا سر خدا تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے لئے جھکا ہوا ہے۔ ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے اس مبارک موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے حضور۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مبارک میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ صاحبزادگان موصوف کو ان تمام برکات اور انعامات کا مورد بنائے۔ جن کا وعدہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا۔ اور ان کے وجود دینی و دنیوی لحاظ سے سلسلہ احمدیہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوں۔ آمین۔

اس موقعہ پر ہم حضرت مولوی شیر علی صاحب اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی خدمت میں بھی ان شاندار دینی خدمات کے متعلق مبارکباد پیش کرتے ہیں جو انہوں نے قیام لنڈن کے دوران میں سرانجام دیں اور اب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں بخیر و عافیت دیار محبوب کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب قریباً تین سال کے بعد انگریزی ترجمہ قرآن کریم کی خدمت سرانجام دے کر تشریف لا رہے ہیں۔ اس پیرانہ سالی میں ان کا یہ سفر اختیار کرنا نہایت ہی قابل قدر قربانی ہے جس کے لئے تمام جماعت ان کی ممنون ہے۔ اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی اس قربانی کو شرف قبول عطا فرمائے۔ ان کی عمر میں برکت دے۔ اور اپنے فضل سے صحت و عافیت میں رکھے۔ تاکہ آپ بیش از بیش خدمات دین سرانجام دے سکیں۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد مسلسل قریباً ۳ سال امام مسجد احمدیہ لنڈن اور انچارج احمدیہ مشن لنڈن کی نہایت ذمہ وارانہ خدمات سرانجام دینے کے بعد تشریف لا رہے ہیں۔ اس دوران میں خدا تعالیٰ نے انہیں ایسی شاندار خدمات ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ جو تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھی جانے کے قابل ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص اور قوت عمل میں مزید اضافہ فرمائے اور تا دیر خدمات دین کی ادائیگی کا شرف بخشے۔ آمین۔

دہلی سے خوشخبری

دہلی سے قریباً ۹ بجے رات آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بذریعہ فون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ولایت سے آنے والا قافلہ بخیریت دہلی پہنچ گیا ہے۔ اس وقت حضور نے اہل قافلہ کے ساتھ فون پر گفتگو بھی فرمائی۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالےٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے ؛

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے اور وہ قربانی صبر ہے۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے ؛

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی۔ جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی۔ لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی۔ اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی ؛

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے ؛

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں ؛

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی جس طرح کہ اس نے پہلے دور میں پیش کی تھی ؛

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سستی کمئی ایمان کی وجہ سے نہیں بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے ؛

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں جو وعدہ تو کر چکے ہیں مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا ؛

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں ؛

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائیگاں نہ ہو گی اور اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہوں گے اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور انکی سستی کو دور کرے۔ جو شامت اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور انکی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ اور اگر خدا تعالےٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ رمضان ۱۳۵۷ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ اگست کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے شہید ہونے کے متعلق جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس میں حضور نے بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے شہادت حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات کا ذکر فرمایا تھا۔ اور اسی سلسلہ میں خطبہ جمعہ کی نظر ثانی کرتے وقت رقم فرمایا تھا۔ کہ "خطبہ کے بعد اور شہادات بھی ملی ہیں۔ جو الگ شائع کی جا رہی ہیں۔" ذیل میں وہ شہادات پیش کی جاتی ہیں:-

شیخ یعقوب علی صاحب کی شہادت

سیدی و مطاعی ایدک اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

مخدومی بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے حسب الحکم میرے پاس ایک تحریر (جو حضور کی طرف سے استفسار ہے) بھیجی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر یقین کر کے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے درس قرآن کریم میں بیان شدہ بعض مسائل جیسے نار ابراہیم۔ ما ابری نفسی۔ قتل انبیاء۔ اضرب بعصاک الحجر وغیرہ کے سلسلہ میں گفتگو آیا کرتی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان مسائل میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تفسیر کو صحیح نہیں قرار دیا۔ قتل انبیاء کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام جواز بیان فرماتے تھے۔ اور حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہما السلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذہب یہ تھا کہ وہ شہید ہوئے ہیں۔ دونوں کے متعلق میں نے حضرت اقدس سے یہ سنا۔ اور مجھے کبھی مغالطہ نہیں ہوا۔ مولوی ابو الوطا صاحب کے مضمون پر مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ اور میں نے ملک بشیر علی صاحب کو کہا کہ یہ ایک اور فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب کے خلاف ہے۔ اور اس کی کچھ ضرورت اس وقت نہیں تھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا مضمون آیا۔ میں نے اس مباحثہ کے سلسلہ کو تو پسند نہ کیا۔ مگر مجھے خوشی ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا اظہار ہو گیا۔ بہر حال حضور کا استفسار تو اسی قدر ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل یا عدم قتل کے متعلق کیا ارشاد حضرت اقدس تھا۔ میں صحیح بصیرت اور نہایت دیانت کے ساتھ یہ شعور رکھ کر (کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔ انسان کو اسی طرح جہنم کا وارث کرتا ہے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر افترا کرنا) عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں جب اس قسم کا ذکر آیا۔ تو آپ نے نہ صرف حضرت یحییٰ۔ بلکہ حضرت زکریا علیہما السلام کی بھی شہادت کا اظہار کیا اور حضرت اقدس حضرت یحییٰ کے قتل (شہید) ہونے کے قائل تھے:۔

خاکسار عرفانی۔ ایڈیٹر الحکم
نزیل سکندر آباد۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی کی شہادت

امام المومنین علیک الصلوٰۃ والسلام
و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اپنی ذہنی قوت پر بہت زور دیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کو مانتے تھے۔ یا زندہ بچ جانے کو مانتے تھے۔ مجھے جہاں تک یاد آیا ہے۔ یہی یاد آیا ہے۔ کہ بچ جانے کو ہی مانتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس میں شبہ نہیں۔ دشمنوں نے حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے ہی منصوبہ کو مکمل کر لیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے موافق بچا لیا تھا۔ اور قرآن کریم میں دشمنوں کے ارادہ کو ہی قتل کے معنوں میں بیان فرمایا۔ اور یہ دلیل بیان فرمائی تھی۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے تو کوئیں میں ڈال ہی دیا تھا۔ اور ان کے مارنے میں کمی نہیں کی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا ہی لیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے لئے ہمیشہ اپنی قدرتوں کا مشاہدہ کراتا ہی رہا۔ اور اپنے پیاروں کو بچاتا ہی رہا۔ جیسے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں سے زندہ نکال کر اپنی قدرت کا اظہار فرمایا تھا۔ پس اگر میرے دشمن بھی مجھے آگ میں ڈال دیں گے۔ تو مجھے بھی اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق دشمنوں کی تمام منصوبہ بازیوں سے محفوظ رکھے گا۔ اور مجھے زندہ سلامت ہی رکھے گا۔ یہ وہ موقعہ تھا جبکہ دشمنوں نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ لاہور میں فلاں سید صاحب دہکتے ہوئے انگاروں پر ننگے پیروں سے گزر جاتے ہیں اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو وہ بھی ننگے پیروں آگ پر سے گزر کر دکھلائیں

اس موقعہ پر یہ تقریر فرمائی تھی۔ کہ ہم اپنے اللہ تعالیٰ پر یہی یقین کرتے ہیں۔ کہ وہ دشمنوں سے اپنے پیاروں کو بچایا ہی کرتا ہے اور اسی سنت کے مطابق میرے سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ یعصمک من الناس۔ مجھے تو یہی یاد آیا ہے۔ بقلم شیخ محمد اسمٰعیل سرساوی

"الفضل" :- شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی نے مندرجہ بالا شہادت جن الفاظ میں دی ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو اصل بات کے سمجھنے میں غلط فہمی ہو گئی ہے۔ شہادت سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقعہ پر حضرت یحییٰ کا نہیں۔ بلکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہوگا۔ کیونکہ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی والی مثال حضور نے بارہا اپنی کتب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہی تحریر فرمائی ہے۔ اور اسی سے اس کا تعلق ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے واقعہ سے نہ اسے کوئی مشابہت ہے۔ نہ اس سے کوئی تعلق ہے۔ تاہم شیخ صاحب کی طرف سے یہ شہادت جن الفاظ میں موصول ہوئی ہے۔ انہی میں درج کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کو پیش نہ کرنا دیانت کے خلاف ہے:۔

مفتی محمد صادق صاحب کی شہادت

مرشدنا و مہدینا حضرت فضل عمر ایدکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میں نے کل دن بھر اور گزشتہ شب اپنے حافظہ پر بہت زور ڈالا ہے۔ مگر مجھے یاد نہیں پڑا۔ کہ یحییٰ نبی کے قتل کئے جانے یا نہ کئے جانے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کب اور کیا فرمایا تھا۔ اب حافظہ بہت کمزور ہو گیا ہے:۔

خادم۔ محمد صادق عفی عنہ۔ قادیان
۲۷ اگست ۱۹۳۸ء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک حسن محمد صاحب کی شہادت

سیدنا و امامنا و مطاعنا ایدک اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سیدی تاریخ یاد نہیں چھوٹی مسجد تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے۔ یہ یاد نہیں رہا کہ کسی کے سوال کے جواب میں یا یونہی حضور نے فرمایا "سلسلے کا پہلا اور آخری نبی قتل نہیں ہوتا یحییٰ قتل کئے گئے ہیں"۔

جس دن مولوی اللہ دتا صاحب کا پہلا مضمون الفضل میں شائع ہوا تھا۔ جسکو عرصہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کا ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی نے مجھے کہا۔ ملک صاحب آپ نے آج ایک اور انکشاف ہوا ہے۔ وہ یہ کہ یحییٰ قتل نہیں ہوئے۔ اور اخبار الفضل مجھے دیا۔ میں نے مولوی اللہ دتا صاحب کا مضمون پڑھا۔ اور ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ خاکسار نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء احمد نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک زبان سے سنا ہے کہ حضرت یحییٰ قتل کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ کہ میرا دل اسی بات پر مطمئن ہے۔ کہ حضرت یحییٰ یقیناً قتل کئے گئے۔

حضور کا ادنیٰ خادم۔ ملک حسن محمد احمدی

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی شہادت

سیٹریالی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں کبھی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل نہ ہونے کا تذکرہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی مولوی ابوالعطاء صاحب کے مضمون سے قبل کبھی اس طرف ذہن منتقل ہوا کہ علمائے احمدی کا اس مسئلہ میں اختلاف ممکن ہو سکتا ہے۔ کیونکہ حضور پُرنور نے تواتر سے یہی فرمایا۔ کہ کسی سلسلہ کا عظیم الشان نبی یعنی جس سے سلسلہ شروع ہو۔ اور جس پر ختم ہو قتل نہیں کیا جاتا۔ حضور کا یہی فرمان اور اعتقاد تواتر سے تقریراً و تحریراً ثابت رہا ہے۔ کہ درمیانی انبیاء کے قتل سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ اور معیار صداقت بھی زخمی نہیں ہوتا۔

عبدالرحیم نیر

سید محمود عالم صاحب کی شہادت

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی کی مماثلت میں حضرت یحییٰ اور حضرت احمد صاحب بریلوی کے قتل کئے جانے کا میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ چنانچہ الفضل میں مولوی اللہ دتا صاحب کے پہلے مضمون پر ہی میں نے دفتر میں بیٹھے بیٹھے اس کا اظہار کر دیا تھا۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔

سید محمود عالم عفی عنہ قادیان

منشی عبدالعزیز صاحب میاں امام الدین صاحب و میاں خیرالدین صاحب کی شہادتیں

بگرامی خدمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور نے کل کے خطبہ جمعہ میں قتل حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا تھا۔ کہ اخبار الفضل میں مضمون چھپ رہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل نہیں ہوئے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب کا یہی اعتقاد ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف یہ منسوب کیا گیا ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا یہی اعتقاد رہا ہے۔ سو ہم خاکساران مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ ہم نے حضرت اقدس کی مجلس میں یہ کبھی نہیں سنا۔ کہ یحییٰ علیہ السلام قتل نہیں ہوئے۔ بلکہ جب بھی ذکر ہوا تو حضور علیہ السلام نے قتل حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تصدیق فرمائی۔ ہاں یہ بھی فرمایا۔ کہ سلسلہ کا بانی اول و آخر قتل نہیں ہوئے

العبد عبدالعزیز احمدی ریٹائرڈ پٹواری عزیز منزل قادیان بقلم خود۔ العبد۔ امام الدین سیکھواں بقلم خود۔ العبد۔ خیرالدین سیکھوانی بقلم خود

صوفی غلام محمد صاحب کی شہادت

سیدی و مولائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں حضور کو اپنے ذہنی تاثرات لکھ کر ارسال کرتا ہوں۔ اگرچہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محفوظ نہ ہوں۔ مگر مفہوم کو اور اس اثر کو بیان کرتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے کہ آج تک میری طبیعت پر ہے۔

ایک دفعہ حضور علیہ السلام اپنے باغ میں جا رہے تھے۔ اس وقت یہ ذکر حضور فرما رہے تھے۔ کہ سلسلہ کا بانی اور آخری نبی ضرور قتل سے محفوظ رہتا ہے۔ کیونکہ اگر سلسلہ کا بانی تباہ ہو جائے تو سلسلہ اس کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اور آخری نبی بھی قتل نہیں ہوتا۔ کیونکہ پھر سلسلہ نامراد رہتا ہے۔ سلسلۂ موسویہ میں حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ جو اول اور آخر تھے قتل نہیں ہوئے۔ ان کے بیچ میں اگر کوئی قتل ہوا تو اس کا کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ خادم کی حیثیت میں تھے۔ حضور نے اس وقت آیت کریمہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم پڑھ کر فرمایا اگر قتل منافی نبوت ہوتا تو یہاں او قتل کیوں فرمایا جاتا۔ مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کبھی بھی خواہش نہ کرتے۔ اگر قتل نبی کا اس کی نبوت کے منافی ہوتا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل اور یہ بھی مجھے خوب یاد ہے آپ نے فرمایا کہ یحییٰ عیسےٰ علیہ السلام کے لئے بطور ارہاص کے تھے۔ میرے لئے سید احمد بریلوی بطور ارہاص تھے۔ حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ عقیدہ تھا۔ کہ کوئی نبی قتل نہیں ہوا۔ اور اس کے دلائل بھی بیان کیا کرتے تھے۔ اور یقتلون النبیین کے معنی ارادۂ قتل یا کوشش قتل کیا کرتے تھے۔ ہم نے ان کے اس عقیدہ کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب کئی بار سنا۔ کہ سلسلہ کا اول اور آخر نبی قتل نہیں ہو سکتا۔ اور درمیانی نبیوں میں کسی کے قتل کی کوئی نفی نہیں۔ تو پھر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عقیدہ پر پختہ ہو گئے۔ اور حضرت مولوی صاحب ایسے اس بارہ میں خاموش ہوئے کہ گویا انہوں نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں جو صحابہ قادیان میں رہتے یا اکثر آمد و رفت رکھتے تھے۔ وہ ضرور اس اثر سے متاثر تھے۔ کہ سلسلہ کا اول اور آخر نبی قتل نہیں ہوتا۔ اور درمیان میں کسی نبی کا قتل ہونا نبوت کے منافی نہیں۔ میں الفضل میں کی بحث کو پڑھ کر سخت حیرت میں پڑ گیا۔ کہ احمدیوں کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے۔ پھر کیوں اس پر بحث چھڑ گئی ہے۔ اور پھر کیوں اس کو الفضل میں چھاپا جا رہا ہے۔ مگر میں چپ تھا۔ اور پھر خیال آتا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خود ضرور اس کا فیصلہ فرمائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس بحث سے جماعت میں ضرور ہیجان پیدا ہوا ہوگا۔

خاکسار حافظ غلام محمد سابق مبلغ ماریشس ۲۴ اگست ۱۹۳۸ء

چودہری عبدالرحیم صاحب کی شہادت

سیدی محترمی حضرت خلیفۃ المسیح ایدکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ تو مجھے یاد ہے کہ قتلهم الانبياء بغير حق کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ بعض انبیاء کے قتل کے بارے میں قرآن کریم کے الفاظ کے مفہوم کے مطابق ہی تھا تقریر میں سنا ہوا یاد پڑتا ہے۔ ہاں بالخصوص حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل نہ ہونے یا بچ جانے کے استفسار میں البتہ کوئی مفصل تذکرہ فیصلہ کن سننا یاد نہیں پڑتا۔ سماعت کی ٹٹول خیالات کو زیادہ تر اسی طرف لاتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپ کے موتہ سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قتل ہونا ضرور نکلا ہے۔

میں اپنی یاد پر جیسی بھی یاد ہے۔ مذکورہ بالا بیان حلفاً عرض کر رہا ہوں ؛ والسلام

طالب دعا۔ راقم چودہری عبدالرحیم کوتوالی بازار متصل پٹوار خانہ دھرم سالہ لوئر۔ ضلع کانگڑہ ۲۷ اگست ۱۹۳۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمالِ صالحہ اور فیوضِ آسمانی

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو" (حضرت مسیح موعودؑ)

(۱)

جنّتی میوے

ایمان ایک درخت ہے۔ جس کا بیج اللہ تعالےٰ کے ہاتھ سے اپنے بندوں کے دلوں میں بویا جاتا ہے۔ اور اعمالِ صالحہ اس کے وہ اثمار ہیں۔ جو اس درخت کے نشوونما کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے دل میں ایمان کا بیج تو پڑا۔ مگر بدقسمتی سے اس درخت نے نشوونما حاصل نہیں کیا۔ تو وہ سمجھ لے۔ کہ یا تو کفر اور نفاق کا کوئی پرندہ اس بیج کو کھا گیا ہے۔ یا اس کے دل کی زمین کی سختی اس بیج کو اپنے اندر جذب نہیں کر سکی۔ اور وہ مناسب ماحول نہ ملنے کی وجہ سے ضائع ہو گیا ہے۔ اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو یہ ممکن ہی نہیں ہوتا کہ۔ ایمان ایک ثمر ور درخت کی شکل اختیار نہ کرے۔ اور درحقیقت یہی وہ اثمار ہیں۔ جو جنت میں متمثل کر کے مومنوں کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ ان کی بناوٹ کسی مادی چیز سے نہیں۔ بلکہ اعمالِ صالحہ سے ہے۔ اور چونکہ اعمال صالحہ کروڑ در کروڑ ہیں۔ اس لئے نعمائے جنت بھی بے حساب ہیں۔ اور یہی وہ جنتی میوے ہیں۔ جن سے دامانِ مقصود کو پُر کرنے کے لئے انبیاء و مرسلین کی بعثت ہوتی ہے۔ خوش قسمت اصحاب ان موتیوں سے اسی جہان میں مالامال ہو جاتے ہیں۔ اور وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ کے مطابق اسی جہان سے انہیں جنت دکھائی دینا شروع کر دیتا ہے۔ مگر بدقسمت اس جہان میں خالی ہاتھ رہ کر اگلے جہان کی جنت کے امیدوار رہتے ہیں حالانکہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں صاف طور پر فرما دیا ہے۔ کہ مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ أَعْمٰى جس نے اس جہان میں جنت حاصل نہیں کی۔ اسے اگلے جہان میں بھی نہیں مل سکتا۔ اور اس جہان کا جنت دُنیوی مال و متاع نہیں۔ بلکہ اعمال صالحہ ہیں۔ دُنیوی اموال خدا تعالےٰ کی نگاہ میں جس قدر ذلیل ہیں۔ ان کا پتہ اس امر سے لگ سکتا ہے۔ کہ بالعموم خواب میں گندگی اور نجاست سے مراد دنیا ہوتی ہے:۔

پس دُنیوی شان و شوکت خدا تعالےٰ کی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اصل عزت اور اصل عظمت وہی ہے، جو اگلے جہان میں اللہ تعالےٰ کے قرب کی صورت میں حاصل ہو۔ اور چونکہ اس عظمت کا بیج اعمالِ صالحہ ہیں۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اعمالِ صالحہ کی ہر شق میں انسان کامیاب اترے۔ تا ملائکہ اللہ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ کے مطابق ہر دروازہ سے اس پر سلامتی بھیجنے کے لئے آئیں:۔

اعمالِ صالحہ کیلئے مضطربانہ کیفیت کی ضرورت

یہ اعمالِ صالحہ اگرچہ شاخ در شاخ ہیں اور ان کا ذکر شریعتِ اسلامی نے تفصیلی طور پر کیا ہے۔ لیکن اس موقعہ پر صرف چند معروف نیکیوں کا ذکر کیا جاتا ہے تا ان کی روشنی میں باقی نیکیوں کی بھی اسی طرح جستجو کی جائے۔ جس طرح ایک ماں اپنے کھوئے ہوئے اکلوتے بچے کی تلاش میں گھر بہ گھر اور قریہ بہ قریہ پھرتی ہے۔ اور چین اور آرام سے کسی کروٹ نہیں لیٹتی۔ وہ مضطرب اور بے چین ہوتی ہے۔ آنسو اس کی آنکھوں سے رواں ہوتے ہیں۔ آہ و بکا اور نالہ و فریاد اس کا شیوہ ہوتا ہے۔ اور وہ نہیں رُکتی جب تک تلاش کر کے اپنے بچہ کو اپنی چھاتی سے چمٹا نہیں لیتی۔ ایک مومن کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ نیکیوں کی تلاش میں مسجد میں جاتا۔ اور جب واپس آتا ہے تو تھوڑی دیر بعد پھر مضطرب ہو کر اسی طرف دوڑ پڑتا ہے۔ سوتے ہوئے آنکھ کھلتی ہے۔ تو بے چین ہو کر کھڑا ہو جاتا اور اپنا ماتھا اپنے رب کے آستانہ پر جھکا دیتا ہے۔ اٹھتا ہے اور حج بیت اللہ کے لئے دیوانہ وار دوڑ پڑتا ہے۔ کسی فقیر اور محتاج کی آواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے۔ تو وہ اپنا کھانا اٹھا کر اسے دے دیتا ہے۔ خود بھوکا رہتا ہے تا اللہ تعالےٰ کی معرفت اس کی غذا بنے خود پیاسا رہتا ہے۔ تا دیدارِ الٰہی کا شربت اسے پینے کو میسر آئے۔ وہ مجنون ہوتا ہے۔ اور مجنونانہ کام ہی کرتا ہے مگر ہزار عقلیں ایسی دیوانگی پر قربان اور ہزار سنجیدگیاں ایسی پُر اضطراب حرکات پر فدا:۔

نیکیوں کے میدان میں اپنا قدم ہمیشہ آگے بڑھانا چاہیئے

جذبات کی رو انسان کو کہیں کا کہیں لے جاتی ہے۔ میں یہ ذکر کر رہا تھا۔ کہ آؤ ہم بھی نیکیوں کے میدان میں اضطراب کا نمونہ دکھائیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا۔ کہ کوئی شخص اس بات پر قانع ہو گیا ہو۔ کہ وہ محبوب کے شہر میں تو پہونچ گیا ہے اگر اس کے دیدار سے مشرف نہیں ہوا۔ تو کیا ہوا ابھی وہ محبوب کے مسکن میں پہونچنے پر ہی بس نہیں کرتا۔ اپنے پیارے کی دہلیز پر جاتا۔ اور اپنا سر اس کے قدموں پر رکھ دیتا ہے اور کوشش کرتا ہے۔ کہ اس کے دیدار اور اس کی گفتار سے وہ لطف اندوز ہو۔ اسی طرح ایمان کا حاصل کر لینا ایسا ہی ہے جیسے محبوب کے شہر میں پہونچ جانا۔ لیکن اے عاشقانِ مسیح موعودؑ۔ اور اے عاشقانِ حضرت احدیت۔ تمہاری منزل ابھی دُور ہے۔ تمہارا مقصد ابھی اَور تگ و دو چاہتا ہے۔ اور تمہارا مطلوب ابھی بعید ہے اُٹھو۔ اور آگے بڑھ کر اپنے محبوب کے رُخِ زیبا سے غیریت کا پردہ بھی اٹھاؤ۔ اور اُس سے گفتگوئے محبت بھی تو کرو۔ اگر یہ نہیں ملا۔ اگر اس نعمت کو ابھی حاصل نہیں کیا۔ تو بتاؤ۔ کیا ملا۔ پس نیکیوں کے میدان میں قدم آگے سے آگے بڑھاؤ اور کسی ایک مقام پر خوش ہو کر مست ٹھہرو کہ ہمارا محبوب لازوال تجلیاتِ حسن کا مالک ہے۔ کوئی ایک تجلی ہوتی۔ تو ہم دیکھ کر کہہ سکتے۔ کہ اب مزید کیا جدوجہد کریں۔ جو دیکھنا تھا۔ وہ دیکھ لیا۔ مگر نہیں اسے جو دیکھ لے اسے اور دیکھنے کی ہوس بڑھ جاتی ہے اور اس کی ایک تجلی دوسری تجلی سے مستغنی نہیں کرتی۔ بلکہ انسان کے دل میں اور زیادہ بھوک پیدا کر دیتی ہے۔ یہی حکمت ہے کہ خدا نے جنت میں ان کو ابدیت عطا فرمائی ہے تا وہ ابدی خدا کی تجلیاتِ غیر محدودہ کی پرستاری کرتا رہے۔ اور ہر روز اپنے ایمان اور اپنے ایقان اور اپنے عرفان میں بڑھتا چلا جائے۔ پس کسی ایک نیکی یا دو نیکیوں یا تین نیکیوں یا چار نیکیوں پر مت ٹھہرو۔ آگے بڑھو۔ اور معرفتِ الٰہی کے بے پایاں سمندر میں غوطہ زن ہو جاؤ۔ تا جس طرح خدا غیر محدود ہے۔ اسی طرح وہ تمہیں بھی غیر محدود معارف اور غیر محدود علوم اور غیر محدود محبت کا وارث بنا دے۔ اور وہ مقصد پورا ہو۔ جس کے لئے اُس نے تمہیں پیدا فرمایا:۔

163

ا۔ صحبتِ صالحین

نیکیاں اگرچہ بے شمار ہیں۔ مگر ایک بڑی نیکی جو اور بہت سی نیکیوں کی محرک ہے، صحبتِ صالحین ہے یعنی ان کشتگانِ محبوب کا قرب اور اُن عاشقانِ الٰہی کی دلنواز باتیں جو کوچۂ یار میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ جن پر حوادث کی آندھیاں آئیں مگر اُن کے پائے استقلال میں جنبش پیدا نہ ہوئی۔ جو سُرمہ کی طرح ہاونِ مصائب میں پیسے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر غبار ہو کر بھی اڑے تو آسمان کی طرف اور اندھوں کی بصیرت کے لئے آسمانی نور کا کام دے گئے۔ ہاں وہی خوش نصیب جنہیں آسمان روحانیت کے اگر تارے کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ وہ ماہ حسن کے گرد ایسے ہی ہیں۔ جیسے چاند کے گرد ہالہ وہ اس دنیا کا زیور ہیں۔ وہ ستون ہیں جن پر یہ عالم قائم ہے۔ اگر ان ستونوں کو ہٹا لیا جائے تو دنیا آنِ واحد میں مٹی اور اینٹوں کا ڈھیر بن کر رہ جائے۔ وہی لوگ ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ کہ اے ہمارے وصل کے طالب۔ تو نے ابھی ہم کو نہیں دیکھا۔ تو ابھی ہمارے انوار کو دیکھنے کی آنکھ اپنے اندر پیدا نہیں کر سکا تجھے ہم بتاتے ہیں۔ کہ جا ہمیں دیکھنا ہے تو طور پر چڑھ۔ اور طور وہ برگزیدہ لوگ ہیں۔ جو میرے ساتھ مل گئے جس کا مونہہ دنیا کی طرف نہیں۔ بلکہ میری طرف ہے۔ جو گو عالم مادی میں بستے ہیں۔ مگر زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمیں اس دنیا سے کیا کام۔ ہم تو اس میں اسی طرح ٹھیرے ہوئے ہیں۔ جس طرح دوپہر کے وقت شدت کی گرمی میں ایک سوار ستانے کے لئے کسی درخت کے نیچے ٹھیر جاتا ہے۔ بیشک وہ سوار اس وقت چھاؤں سے آرام حاصل کرتا ہے۔ کچھ نیند بھی لے لیتا ہے۔ کچھ آرام بھی حاصل کر لیتا ہے۔ مگر وہ آرام اس کا مقصد اور مدعا نہیں ہوتا۔ وہ اپنی کمر اسجگہ نہیں کھولتا۔ وہ اٹھتا ہے۔ اور پھر آگے نکل جاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کی صحبت میں اسلام رہنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر فرمایا دیکھو واصبر استقلال سے رہنا یہ نہ ہو کہ ایک دن رہے تو تم نے سوچنا شروع کر دیا کہ انہوں نے پھونک مار کر ہمیں ولی کیوں نہیں بنا دیا۔ ولائت بھی ملے گی۔ اور جو ولی قطب بنایا بھی تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ مگر استقلال شرط ہے۔ تمہیں اپنی ہوا و ہوس کو ایک بھٹی میں جلانا پڑیگا۔ اپنے آپ کو کندن بنانا پڑیگا۔ اپنے نفس کو ایسا صیقل کرنا پڑے گا۔ کہ تم میں الٰہی انعکاس آ جائے جب یہ سب کچھ کر لوگے تو پھر تم خود جاذب انوار بن جاؤ گے۔ پھر تمہارا کام یہ ہوگا۔ کہ جس طرح مرغی انڈوں کو سیتی ہے۔ اور ان سے چوزے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی روحانی انڈوں کو اپنی توجہ سے آسمان روحانی کا بلند پرواز کبوتر بناؤ۔

آیات الٰہیہ سے استہزاء مت سنو

کسقدر افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ خوش گپیوں کے لئے مجالس گرم کرنے کے لئے ہنسی اور مذاق کے لئے ایسی جگہوں پر بھی قدم جما کر بیٹھے رہتے ہیں۔ جہاں خدا اور اس کے رسول پر استہزاء کیا جا رہا ہو۔ یہ انتہا درجہ کا ایمانی ضعف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وقد نزّل علیکم ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بھا ویستھزا بھا فلا تقعدوا معھم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذاً مثلھم۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں جب آیات الٰہیہ کے ساتھ استہزاء کیا جا رہا ہو۔ تو تم ایسی مجلس سے فوراً اٹھ کھڑے ہو۔ اگر بیٹھے رہے تو تمہارے دل پر زنگ لگ جائے گا۔ اور تم بھی انہی کی مانند ہو جاؤ گے۔ آج جماعت احمدیہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بھی ایک عظیم الشان آیت ہیں۔ پس اگر کوئی منافق آپ کے متعلق کسی مجلس میں کوئی استہزائیہ کلمہ اپنی زبان سے نکالتا ہے تو ایک سچے مومن کا کام یہ ہے۔ کہ وہ اس کے اس ناروا فعل کے خلاف شدید پروٹسٹ کرے اور واک اوٹ کر کے آ جائے۔ اور ذمہ وار افسروں کو اطلاع دے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرے گا۔ تو قرآنی وعید انکم اذاً مثلھم کا رخ سب سے پہلے اسی کی طرف ہوگا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کسقدر زور دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظالمون۔ اے مومنو اپنے آباء و اجداد اور اپنے بھائیوں کو بھی کبھی اپنا خیر خواہ مت جانو جب تم یہ دیکھو کہ وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دے رہے ہیں اور اگر کوئی ان سے دوستی لگائیگا۔ تو یقیناً ظالم ہوگا۔ غور فرمائیں۔ جب باپ اور بھائی کے متعلق شریعت نے اس قدر احتیاط کا حکم دیا ہے۔ تو اور کون ہے جس کی دوستی ہمیں اللہ تعالیٰ کی آواز پر عمل کرنے سے روکے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا۔ وان جاھداک لتشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما والدین سے نیکی کرو یہ ہمارا حکم ہے لیکن اگر وہ تمہیں شرک کی کچھ تعلیم دینا چاہیں تو کھڑے ہو جاؤ اور ادب سے کہہ دو۔ کہ آپ میرے واجب التعظیم بزرگ ہیں مگر میں یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں پھر فرماتا ہے۔ وذر الذین اتخذوا دینھم لعباً ولھواً وغرتھم الحیٰوۃ الدنیا۔ انہیں چھوڑ دے جنہوں نے دین کو لہو اور لعب کا موجب بنا رکھا ہے۔ جو دنیا کی زندگی پر ہی خوش ہیں۔ اور ایسے لا مذہب ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کا ذکر آئے تو ہنسی مذاق کرنے لگ جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ نیک ہمنشین اور بُرے ہمنشین کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک نے مشک اٹھائی ہوئی ہو۔ اور دوسرے کے پاس آگ دھونکنے والی بھکنی ہو۔ اگر کسی مشک والے کے پاس تو جائے گا۔ تو تجھے کستوری کی خوشبو آئے گی اور اگر دوسرے کے پاس بیٹھے گا۔ تو سوائے اس کے کیا ہوگا۔ کہ تیرے کپڑوں پر بھی آگ کا کوئی انگارہ آ گرے اور وہ تجھے جلا دے۔ اور اگر انگارہ نہ گرے تو کم از کم ایک گرمی اور بو تو ضرور محسوس کرے گا۔ ایک دفعہ فرمایا۔ انسان کے مذہب پر اسکے دوست کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ پس ہر انسان کو یہ چاہئے کہ وہ اچھی طرح دیکھ بھال لیا کرے کہ وہ کس کو دوست بنانے لگا ہے

نیک اور بد صحبت کا اثر

بد صحبت کا اثر جس قدر زہریلا اور نیک صحبت کا اثر جسقدر خوشکن ہوتا ہے۔ اس کے ثبوت میں مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔ واقعات نے ثابت کیا ہے کہ بعض دفعہ دوستی تو کیا۔ پاس بیٹھے ہوئے انسان کا بھی اثر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ مدت العمر کوئی بات نہ کرے۔ عقائد تبدیل ہو جاتے ہیں۔ عادات خراب ہو جاتی ہیں۔ عرش سے فرش پر انسان آ گرتا ہے۔ محض اس وجہ سے کہ یا لیتنی لم اتخذ فلاناً خلیلا کی وہ پکار اس کے روحانی کانوں سے مخفی ہوتی ہے۔ جو اگلے جہان میں اس کی زبان سے نکلنے والی ہوتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں نیک صحبت کے عظیم الشان فوائد ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ جو لوگ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق میرے دل میں بعض دفعہ بڑے زور سے تحریک پیدا ہوتی ہے۔ کہ سب کے لئے دعا کرو۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ بعض دفعہ لوگوں کے دل میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پھر بعض دفعہ بڑے بڑے گناہ محض نیک صحبت کی برکت سے دور ہو جاتے ہیں۔ پس کوشش کرو۔ کہ تمہارے نیک اور پاک ساتھی ہوں۔ اور دعا کرتے رہو۔ کہ صاحب

تازہ بتازہ نو بنو
عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ
جڑی بوٹیوں۔ طیور و میوہ جات کا لطیف خوش رنگ خوشبودار جوہر

قیمت:۔
جوان کرتا ہے بوڑھوں کو یہ ماء اللحم انگوری
رفیق تندرستی ہے یہ ماء اللحم انگوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام
مسلمانان حیدرآباد دکن کے نام

حال میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حیدرآباد دکن تشریف لے گئے۔ تو وہاں سے واپسی کے وقت ایک معزز مسلمان جناب اعظم علی خان صاحب وکیل معتمد انجمن اتحاد المسلمین پربھنی ریاست حیدرآباد نے درخواست کی کہ آپ مسلمانان حیدرآباد کے نام کوئی پیغام دیں۔ اس پر حضور نے سٹیشن نام پلی پر ایک مختصر سی تقریر کی صورت میں جو پیغام دیا۔ اور حیدرآباد دکن کے روزانہ اخبارات میں چھپ گیا وہ معزز معاصر "رہبر دکن" ۲۶ اکتوبر سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔

میں آج اس بلدہ سے جا رہا ہوں۔ ایک صاحب نے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں اس موقعہ پر کوئی پیغام مسلمانان حیدرآباد کے نام دوں۔ اس مختصر سے وقت میں میں ایک ضروری بات کی طرف تمام احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت ایسی ہے۔ جیسے بتیس دانتوں میں زبان ہوتی ہے۔ اس جگہ کی حالت میں نے خود کسی قدر دیکھی ہے اور بہت سے لوگوں کی زبان سے سنا ہے۔ جس سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ وہ کام جو ہمارے آباء و اجداد نے اشاعت اسلام کے بارہ میں کیا تھا۔ آج مسلمان اس سے غافل ہیں۔ بلکہ اختلافات کا شکار ہو رہے ہیں۔ آج مسلمان قلت میں ہیں۔ ان کے پاس اسباب نہائت محدود ہیں۔ اور ان کا مقابلہ ان لوگوں سے ہے۔ جو بہت بڑی اکثریت رکھتے ہیں۔ اور جن کی تنظیم نہائت اچھی ہے۔ اگر ان حالات میں بھی مسلمان یک جہتی سے کھڑے نہ ہوئے تو قریب زمانہ میں ان کی تباہی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اس لئے اپنی جماعت سے بھی اور دوسرے فرقہ والے دوستوں سے بھی میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ وہ ان حالات میں اتحاد و اتفاق کی قیمت کو سمجھیں۔ اور اختلافات کو اپنی تباہی کا ذریعہ نہ بنائیں"۔

"میں دیکھتا ہوں کہ مسلمان ایسے حالات میں سے گزر رہے ہیں جن میں جانور بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور لڑائی جھگڑے چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ چڑیاں آپس میں لڑتی ہیں۔ لیکن جب کوئی بچہ انہیں پکڑنا چاہتا ہے۔ تو لڑائی چھوڑ کر الگ الگ اڑ جاتی ہیں۔ اگر چڑیاں خطرہ کی صورت میں اختلافات کو بھول جاتی ہیں تو کیا انسان اشرف المخلوقات ہو کر خطرات کے وقت اپنے تفرقہ و اختلافات کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ مجھے افسوس ہے کہ مسلمانوں میں موجودہ وقت میں یہ احساس بہت کم پایا جاتا ہے"۔

"اسلام جس کی عظمت کو اس کے دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور جس کی تعلیم کے ارفع و اعلےٰ ہونے کو مخالف بھی مانتے ہیں۔ اس کی اشاعت و نصرت سے مونہہ پھیر کر ذاتی اختلافات میں وقت ضائع کرنا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔ موجودہ خطرات اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ کہ مسلمان باہمی اختلاف کو ایسا رنگ دیں۔ جس سے اسلام کے غلبہ اور اس کی ترقی میں روک پیدا ہو۔ سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ پرچم اسلام کو بلند رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کریں۔ جنوبی ہند میں ہمارے بزرگوں نے اسلام کی شوکت کو قائم کیا۔ اس زمانہ میں ہمارا فرض ہے۔ کہ اس عظمت کو دوبارہ قائم کریں۔ اور اس کے لئے تمام مسلمانوں کی متحدہ کوشش نہائت ضروری ہے"۔

"پس اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان کے جنوب میں مرکز اسلام کی حفاظت کے لئے سب مسلمان مل کر کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ انکے ساتھ ہو"۔

ایک عظیم الشان کار ثواب میں شمولیت کا
نادر موقع

منارۃ المسیح کی تعمیر کے چندہ کے لئے خدا تعالےٰ کے الہام کے ماتحت "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد" خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریک فرمائی تھی۔ اس پر جن جن اصحاب نے چندہ دیا۔ ان کے نام منارۃ المسیح پر کندہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اب منارۃ المسیح کی مرمت کا کام شروع ہے۔ یعنی اس کی پہلی سفیدی اتروا کر سنگ مرمر کی سفیدی کرائی جا رہی ہے۔ اس کے لئے تقریباً تین ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اور اس مزید ضرورت کے ماتحت تیس احباب کے لئے اس چندہ میں حصہ لینے کا موقعہ نکل آیا ہے۔

سلسلہ کی اس اہم اور مقدس یادگار پر اگر کوئی صاحب اپنا یا اپنے کسی عزیز و اقربا کا نام کندہ کرانے کے متمنی ہوں۔ تو انہیں چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت جلد ایک ایک سو روپیہ فی کس کے حساب سے جو اس چندہ کی شرح مقرر ہے۔ آخر نومبر ۱۹۳۸ء تک محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھیجدیں اور کوپن میں تشریح کر دیں۔ کہ یہ منارۃ المسیح کے لئے چندہ ہے۔ فلاں نام کندہ کرایا جائے تیس نام پورے ہو جانے کے بعد پھر کسی چندہ بھیجنے والے کا چندہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ خواہ آخر نومبر سے پہلے ہی یہ رقم پوری کیوں نہ ہو جائے۔

منارۃ المسیح کی اہمیت کے متعلق جو دوست مفصل معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا اشتہار شمولہ خطبہ الہامیہ ملاحظہ فرمائیں بطور اختصار حضور کے اس اشتہار سے عام آگاہی کے لئے ذیل میں اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جس سے منارۃ المسیح کی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کی ترقی۔ نیز ابطال تثلیث اور انتشار انوار الٰہی سے خاص مناسبت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"اے دوستو یہ منارہ اس لئے تیار کیا جاتا ہے۔ کہ حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو۔ اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ الخ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے۔ اس غرض سے ہے۔ کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اوّل دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اس غرض سے ہے۔ کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے ...... یہ منارہ وہ منارہ ہے۔ جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آگے حضور اسی اشتہار میں چندہ دینے والوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔ اور میں یقین جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور معہ سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے۔ جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے۔ اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ کہ اسلام کی مردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی۔ اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی۔ جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ اس منارہ کو کس قدر تقدیس اور عظمت حاصل ہے۔ اور اس کے چندہ میں حصہ لینا کس قدر ثواب عظیم کا موجب ہے۔ ثواب عظیم کے علاوہ چندہ دینے والے کا نام بھی منارۃ المسیح پر کندہ ہوگا۔ جو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بطور یادگار اور ان کی دعاؤں کے لئے تحریک کا موجب ہوگا۔

پس جو دوست اس عظیم الشان کار ثواب میں حصہ لینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ انہیں چاہئیے۔ کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

عیسائیت اور طلاق

فضیلت اسلام وصداقت احمدیت کا ایک اور ثبوت

یہود میں منگنی کی رسم

عیسائیوں کے رسالہ "المائدہ" کے مضمون نگار نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ "مسیحیوں کے ہاں مطلق طلاق نہیں ہے۔" اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے اسے حضرت مسیح ؑ کے واضح قول کی نہایت رکیک تاویل کرنی پڑی۔ حضرت مسیح ؑ نے کہا تھا۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔" (متی $\frac{19}{9}$)

آج تک مسیحی کلیسیا اس قول کا یہی مطلب سمجھتی اور بیان کرتی رہی ہے کہ حضرت مسیح ؑ نے صرف زنا کی صورت میں طلاق کی اجازت دی ہے۔ تفاسیر بائیبل میں یہی معنے کئے گئے ہیں۔ اور ہر لکھا پڑھا انسان مندرجہ بالا فقرہ کا یہی مطلب سمجھتا ہے مگر المائدہ کے زیر بحث مضمون میں عیسائی مضمون نویس نے لفظ "بیوی" سے مراد "منگیتر" بتایا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"یہودیوں کے درمیان منگنی کی رسم تھی جس کے بعد ایک اور رسم ادا کی جاتی تھی۔ جب کہ دلہن دولہا کے گھر جاتی تھی۔ یہ رسم بالکل اسی قسم کی تھی۔ جیسے ہندوؤں میں ہے کہ ایک کو شادی اور دوسری کو گانہ کہتے ہیں۔ مسیحی لوگ منگنی اور شادی کا نام دیتے ہیں منگنی اور شادی کا درمیانی وقت اس بات کے لئے ہے۔ کہ ایک دوسرے کو بخوبی جانا اور پہچانا جائے۔ اور لوگ جانیں کہ یہ دو شخص آپس میں نکاح کرنے والے ہیں۔ مگر یہودی اس رسم کو کچھ آگے بڑھاتے تھے یعنی جونہی منگنی کی رسم ادا ہوتی وہیں یہ دونو شوہر اور بیوی کے نام سے ملقب کئے جاتے تھے۔" (المائدہ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

جہاں تک یہودی رسوم کا تعلق ہے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بیان درست ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہود کی اس رسم کا ذکر رسالہ ایام الصلح میں فرمایا ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ یہود کی اس رسم کا زیر نظر مسئلہ طلاق سے تعلق کیا ہے؟

منگنی اور طلاق

مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں۔

"تو متی کہتا ہے کہ حرامکاری کے باعث طلاق ہو سکتا ہے جیسا ہمارے ہاں بیوفائی کے باعث منگنی ٹوٹ سکتی ہے۔ مگر یسوع نے کبھی نہیں کہا کہ جب شوہر اور بیوی ایک ساتھ رہنے لگیں اور بیاہ کے عقد میں بندھ جائیں اور اگر اس کے بعد زناکاری ظہور میں آئے تو طلاق دیا جائے۔"

گویا مسیح کے قول (متی $\frac{19}{9}$) میں مضمون نویس کے نزدیک بیوی سے منگیتر مراد ہے۔ اگر منگیتر بیوفائی کرے تو طلاق ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر بیاہی ہوئی بیوی زنا بھی کرے تو طلاق کی اجازت نہیں مسیحی مضمون نگار کی یہ تاویل کس قدر بھونڈی اور لغو ہے اسے ہر دانشمند انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے

انسانی فطرت کے خلاف تاویل

درحقیقت جو اعتراض مسیحی تعلیم پر اس کے اصل مفہوم کے لحاظ سے وارد ہوتا ہے اس سے بدرجہا زیادہ شدید نکتہ چینی ان معنوں پر ہوتی ہے جو المائدہ نے کئے ہیں۔ اول تو انسانی فطرت اس تاویل کو دھکے دیتی ہے کہ جب تک مسیحی عورت منگیتر ہو اس کی بے وفائی پر اسے "طلاق" دینا روا ہو۔ لیکن جب وہ بیوی بن جائے عملی زندگی میں داخل ہو جائے سارے لوگ اسے بیوی سمجھیں۔ اس کی عزت و عصمت پر دھبہ خاوند اور اس کے خاندان کے لئے بدترین داغ ہو جب اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد جائز طور پر خاوند کی اولاد اور اس کے مال کی وارث قرار پا سکتی ہو۔ اس صورت میں اس کی حرامکاری پر کوئی مسیحی خاوند اس کو "طلاق" نہیں دے سکتا۔ بلکہ "المائدہ" کے قول کے مطابق عیسائی خاوند کا فرض ہے۔ کہ ایسی بدکار عورت کو اپنے عقد میں ہی رکھے۔ وہ اس کا خاوند رہے گا اور وہ اس کی بیوی کہلائے گی۔ یقیناً کوئی غیور عیسائی اس بات کا روادار نہ ہوگا۔ کہ وہ زناکار بیوی کو بہرحال بیوی رکھے۔ پس اول تو یہ تاویل اس لئے غلط ہے۔ کہ انسانی فطرت اس شناعت اور دناءت کو برداشت نہیں کر سکتی۔

زنا اور طلاق

دوم۔ انجیل متی کے الفاظ میں طلاق کی ممانعت کرتے ہوئے حضرت مسیح ؑ نے اس کے مرتکب کو زناکار ارتکاب کرانے والا قرار دیا ہے۔ گویا حضرت مسیح ؑ کے نزدیک زنا اس قدر قبیح اور ناپاک فعل ہے۔ کہ ناجائز طلاق کی برائی واضح کرنے کے لئے آپ نے اسے زنا سے مشابہ قرار دیا ہے۔ اور آپ نے بتلایا کہ تم طلاق اس لئے نہ دو کہ تمہارا یہ فعل زنا پر منتج ہوگا۔ یعنی بزعم خود زنا

ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول میں ایک ۔A.V. نر استانی کی فوراً ضرورت ہے۔ F.A. نر ۔A.V. کو ترجیح دی جائے گی۔ حاجتمند بہنیں جلد اپنی درخواستیں ہیڈ ماسٹر کے نام بھجوا دیں اور کم از کم تنخواہ جو وہ منظور کر سکتی ہوں وہ بھی اپنی عرضی میں لکھ دیں۔ المعلن:۔ ہیڈ ماسٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے خطرناک فعل سے روکنے کے لئے یسوع نے طلاق سے روکا۔ مگر آج ان کے نام لیوا ان کے قول کی یہ تشریح کر رہے ہیں۔ کہ خواہ عورت زانیہ ہو بدکار ہو مگر دیکھو طلاق بڑا گناہ ہے۔ اسکے قریب مت جاؤ۔ گویا مسیحیت کے نزدیک طلاق زناکاری سے بھی بڑا گناہ ہے کہ مسیحیت عورت کی حرامکاری کو تو برداشت کر سکتی ہے۔ مگر عیسائی مرد کے ایسی عورت کو طلاق دینے کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتی۔ عقل حیران ہے۔ کہ ان پادری صاحبان کو کیا ہو گیا کہ یسوع مسیح کے قول کی ایسی تفسیر کرتے ہیں۔ جو خواہ مخواہ ان کی شان کو بٹہ لگانے والی ہے۔ کیا المائدہ کا یہ مقصد ہے۔ کہ نصاریٰ سے یہ منوائے کہ اگرچہ مسیحی عورت زنا کی مرتکب ہو تب بھی تم اسے طلاق مت دو۔ بلکہ اپنے گلے کا ہار بنائے رکھو۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ کوئی غیرت مند انسان اس کے لئے تیار نہ ہوگا۔

بدکاری خود طلاق ہے

سوم۔ دراصل یہ جدید نظریہ طلاق کی حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے اختراع کیا گیا ہے۔ بیوی اور خاوند کا روحانی وجسمانی تعلق ہوتا ہے۔ ظاہری رشتہ درحقیقت قلبی تعلق و یگانگت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس ظاہری رابطہ کی قدر و قیمت اسی وقت تک ہے جب تک کہ دلی پیوند قائم رہے۔ اگر اس میں رخنہ پیدا ہو جائے۔ تو ظاہری تعلق کچھ معنے نہیں رکھتا۔ سچ یہی ہے۔ کہ جب کوئی عورت بدکاری کرتی ہے۔ تو وہ خاوند کے مقدس رشتہ کو خود توڑ دیتی ہے۔ وہ اس کی نہیں رہتی۔ وہ اس تعلق کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔ ایسی عورت کے طلاق کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ عورت نے جس انقطاع اور شکستگی کو اپنے بدعمل سے پیدا کیا۔ خاوند طلاق کے ذریعہ اس انقطاع کا اعلان کر دیتا ہے۔ عیسائیت کے جدید نظریہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگرچہ زوجیت کا پیوند ٹوٹ چکا ہو۔ عورت نے اس نازک ترین رشتہ کو تار تار کر دیا ہو پھر بھی خاوند کو اجازت نہیں کہ اس کے ٹوٹنے کا اعلان کر اس قلبی علیحدگی کا لفظوں میں ذکر کر سکے

سیاق وسباق کیا ظاہر کرتا ہے

چہارم۔ انجیلی بیان کا سیاق وسباق خود اس تشریح کو غلط قرار دے رہا ہے۔ یہود میں ان دنوں ادنیٰ ادنیٰ بات پر طلاق واقع ہو جاتی تھی۔ اور تورات میں طلاق کی اجازت بھی موجود تھی۔ فریسیوں نے مسیحؑ سے بطور آزمائش طلاق کا سوال کیا۔ پہلے تو آپ نے رشتہ زوجیت کا تقدس ذکر کر کے انہیں خاموش کرنا چاہا۔ مگر انہوں نے کہا کہ "پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا ہے کہ طلاق نامہ دے کر اسے چھوڑ دے"۔ اس پر مسیح نے جواباً فرمایا۔

"موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب تمہیں اپنی بیویوں کے چھوڑ دینے کی اجازت دی۔ مگر ابتداء سے ایسا نہ تھا۔ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے"۔ (متی باب ۱۹)

صاف ظاہر ہے۔ کہ جن "بیویوں" کی طلاق کے بارے میں تورات میں اجازت ہے۔ انہی کے متعلق حضرت مسیحؑ کا یہ ارشاد ہے۔ اور وہ منکوحہ بیویاں ہیں۔ نہ کہ منگیتریں۔ فریسی تو گھروں میں آباد بیویوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ اور تورات کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ مگر مسیحی مضمون نویس کے قول کے مطابق مسیح نے منگیتر کی بے وفائی پر طلاق دینے کا ارشاد فرمایا۔ سباق عبارت سے واضح ہے کہ اگر بیوی سے منگیتر مراد لینا جائز ہو۔ تب بھی اس جگہ یہ مراد نہیں ہو سکتی۔ پس متی کے حوالہ میں حضرت مسیحؑ نے جس بات کا ذکر کیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ عیسائیت کے نقطہ نگاہ سے بیوی کو بجز زنا طلاق دینا جائز نہیں۔ "المائدہ" کی تاویل خلاف عقل و خلاف نص عبارت انجیل ہے۔ اس عبارت کا وہی مطلب درست ہے جو آجتک کلیسا نے سمجھا۔ گویا عیسائی قانون کی رو سے بجز زنا طلاق ممکن نہیں۔ اس قانون کا ناقص اور ادھورا ہونا۔ اظہر من الشمس ہے۔ لہذا اس باب میں بھی اسلام کی برتری مسلّم ہے

عیسائی اور طلاق

مسیحی نامہ نگار آخر میں لکھتا ہے۔

"مجھے افسوس ہے۔ کہ کلیسیا کی کمزوری اور نااتفاقیوں کے باعث سرکار کو قانون طلاق بنانا پڑا۔ مسیحیوں کو ان قوانین کا استعمال ترک کر دینا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ مسیح کی تعلیم کے خلاف ہیں"۔

مجھے یقین ہے۔ کہ نامہ نگار کا افسوس روز بروز بڑھتا ہی رہے گا۔ کیونکہ مسیحی لوگ اب ہرگز اس بات پر رضامند نہ ہوں گے کہ سرکاری قانون کی مدد سے جو تھوڑی بہت سہولت ان کو میسر ہے اس کو بھی چھوڑ دیں۔ اگر طلاق مطلقاً مسیحی تعلیم کے خلاف ہے۔ تو یقیناً مسیحی تعلیم ناقص ہے۔ کیونکہ خانگی الجھنوں کو حل کرنے کا ایک ذریعہ طلاق بھی ہے۔ بلکہ بعض حالات میں تو طلاق کے سوا چارہ کار ہی نہیں ہوتا۔ اگر مسیحیت میں سرے سے ہی طلاق نہیں ہے۔ تو وہ عالمگیر مذہب نہیں انسانی مشکلات کا حل اس میں موجود نہیں اور اگر مسیحی قانون میں زنا ہی کے باعث طلاق روا ہے تب بھی وہ بالکل ناقص اور ادھورا قانون ہے فطرت کے خلاف ہے صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر پہلو میں کامل اور اعلیٰ ترین تعلیم پیش کی ہے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

عیدگاہ کے سلسلہ میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت

بٹالہ ۹ نومبر۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں کارروائی کیلئے اگرچہ ۸ نومبر تاریخ مقرر تھی لیکن ہمارے ایک گواہ کیپٹن ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب چونکہ ولایت جا رہے ہیں۔ اسلئے عدالت سے درخواست کر کے آج کی تاریخ لے لی گئی اور حسب ذیل شہادات ہوئیں۔

شیخ عبدالرزاق صاحب کا بیان

میں قریباً سات آٹھ سال سے فوٹو گرافی کا کام کرتا ہوں۔ میں فوٹو گراف اگزیبٹ P.A/1 و P.A/2 و P.A/3 پیش کرتا ہوں۔ یہ فوٹو گراف عیدگاہ کے ہیں۔ یہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کو میں نے لئے تھے۔ (نوٹ آج چونکہ فریق ثانی نے کہا کہ وہ اس گواہ پر جرح کے لئے تیار نہیں۔ اسلئے باقی ماندہ بیان اور جرح ۱۰ نومبر پر ملتوی کر دی گئی جب کہ فریق ثانی کا ایک گواہ گنج لال بھی پیش ہوگا۔)

بیان کیپٹن عطاء اللہ صاحب آئی ایم ایس

میں احمدی ہوں۔ میں نے کئی دفعہ قادیان میں عید پڑھی ہے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء و ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۷ء میں ایک ایک دفعہ وہاں عید پڑھی ہے۔ یہ عیدیں عیدگاہ میں پڑھی تھیں۔ جو مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس عیدگاہ میں ایک محراب بھی ہے۔ فوٹو گراف P.A/1 یقیناً ۱۹۳۵ء کی عید الفطر کے مجمع کا ہے۔ مگر باقی دو کے متعلق یقینی نہیں۔ یہ بھی غالباً اس موقعہ کے ہیں۔ P.A/1 میں میرا فوٹو بھی شامل ہے جس پر سرخ نشان ہے۔ غیر احمدی عید کی نماز محراب سے جنوب مشرق کی جانب پڑھتے ہیں۔ وہ جگہ محراب سے ڈیڑھ دو سو گز دور ہے۔ عیدگاہ میں ایک چبوترہ بھی ہے۔ اسکے بھی جنوب مشرق میں غیر احمدی پڑھتے ہیں۔ یہ سب عیدیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے پڑھائی تھیں۔

بجواب جرح۔ میں گزشتہ بتیس سال سے احمدی ہوں۔ میں ۱۹۱۸ء میں قریباً ڈیڑھ سال قادیان میں رہا تھا جبکہ طالب علم تھا۔ اسوقت بھی میں نے عید پڑھی تھی۔ اور وہ باغ میں پڑھی تھی جو بہشتی مقبرہ کے قریب واقع ہے۔ اسکے بعد بھی کبھی کبھی وہاں عید پڑھتا رہا ہوں۔ میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ غیر احمدی اس

165

صرف دس آنہ میں

سال بھر رسالہ تندرستی حاصل کیجئے

زبردست رعایتی اعلان

مفصل حالات کے لئے نمونہ

مفت

مینیجر رسالہ تندرستی جالندھر شہر پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ شیخ منظور علی صاحب شاکر مرحوم

مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کی وفات کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا۔ کہ ۱۸ اکتوبر کی رات کو شیخ منظور علی صاحب شاکر اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
آپ انسپکٹر پولیس کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر گذشتہ سال لندن تشریف لائے۔ مختلف شہروں کو دیکھا۔ اور انگلستان کے علاوہ یورپ کے بعض دیگر ممالک کی بھی سیر کی۔ پھر ہندوستان واپس چلے گئے۔ اس سال پھر تشریف لاتے۔ اور آپ کا ارادہ تھا۔ کہ چند ماہ تجارت کر کے امریکہ جائیں۔ آپ نے ماہ مئی میں شہر کے سنٹر میں ایک مکان لیا۔ اور تجارتی اشیاء کے جو نمونے اپنے ساتھ لائے تھے۔ وہ مکان ہی لگا دیئے۔ ایک نوجوان سے واقفیت پیدا کی۔ تا وہ آئندہ جب دکان کھولیں تو ان کی مدد کر سکے۔ لیکن وہ ایک رات کو اپنے ساتھ ایک بدمعاش لے کر آ گیا۔ اور اس بدمعاش نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اور گلا گھونٹ کر آپ کو مارنا چاہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی شر سے بچا لیا۔ اس حادثہ سے آپ کو سخت صدمہ پہنچا۔ اور آپ اس کا بار بار ذکر کیا کرتے اور کہتے کہ مجھ پر تین قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ سب سے زیادہ خطرناک تھا۔ اور اب تو خدا نے مجھے دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ نیز کہا کرتے کہ اگر وہ مجھے مار جاتا۔ تو آپ کو کئی دنوں کے بعد ہی پتہ لگتا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی دو تین ہفتہ ہی آپ کو دکان کھولے گذرے تھے۔ کہ ۱۸ اکتوبر کی صبح کو اپنے رہائشی کمرہ میں وفات یافتہ پائے گئے۔ اور ان کی وفات کے وقت ان کے پاس کوئی نہ تھا۔ اور ہمیں بھی ان کی وفات کا علم تقریباً ۴ بجے شام کے ان کے ایک دوست کے ذریعہ ہوا۔ جو ان کے پاس اکثر آیا جایا کرتا تھا۔ لیکن پولیس صبح سے ان کی لاش کو مردہ خانہ میں لے گئی ہوئی تھی۔ ہم مردہ خانہ میں گئے۔ ان کی لاش کو دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ سوئے ہوئے ہیں۔ وہ منظور علی ہی تھے۔ لیکن قالب بے جان اور جسد بلا روح۔ وہ سوتے ہوئے نظر آتے تھے۔ لیکن ایسی نیند کہ جس سے انہیں جگایا نہیں جا سکتا تھا۔ دوسرے روز ڈاکٹر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ان کی وفات نمونیہ کے سخت حملہ سے ہوئی۔ جس سے دل کو صدمہ پہنچا اور وفات پا گئے۔ ان کے اسباب میں سے ڈائریاں بھی ملیں۔ ایک ڈائری میں آپ نے مورخہ ۱۳/۶/۳۸ کو ابجد کے لحاظ سے اپنی عمر نکالی ہوئی تھی۔ منظور علی آپ کا تاریخی نام تھا۔ اور آپ کی عمر ۱۱ سال تھی اسی طرح ایک دوسری ڈائری میں ۲۶/۹/۳۸ کو یعنی وفات سے تین ہفتہ پہلے یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

کہتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ ؎ ہم کو جینے کی بھی امید نہیں

۲۲ اکتوبر کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور ۲۵ اکتوبر کی شام کو Brookwood کے مقبرہ میں مرحوم کو دفن کیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اس حادثہ پر ہمیں ان کے بھائی شیخ فیض علی صاحب اور ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحب اور بقیہ اقرباء سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل پر نہایت اچھا اجر عطا فرمائے آمین۔

خاکسار
جلال الدین شمس

یا ایلیکس کیا ہے؟

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا ایک تربیتی اجلاس

۶ نومبر کو لجنہ اماء اللہ اور بچوں کا ماہواری اجلاس ہوا۔ بچوں کے اجلاس کے انعقاد سے پہلے چوہدری عبدالرحمن صاحب (امیر جماعت) نے نذیر احمد ابن شیخ غلام محمد صاحب۔ رشید احمد ابن ڈاکٹر کریم بخش صاحب۔ محمد اسلم ابن چوہدری محمد حسین صاحب۔ زبیدہ بیگم بنت چوہدری محمد حسین صاحب شریف احمد ابن شیخ غلام محمد صاحب اور نور بیگم بنت شیخ غلام محمد صاحب کو گذشتہ جلسہ میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی میں زیادہ نمبر حاصل کرنے کی بنا پر انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد بچوں نے قرآن مجید اور نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ بچوں کے جلسہ کی کارروائی کو مستورات نے برعایت پردہ دیکھا۔
مابعد مستورات کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے جوبلی فنڈ کی اہمیت۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے رمضان المبارک کی برکات اور چوہدری عبدالرحمن صاحب نے اسلامی پردہ کی پابندی کے متعلق تقاریر کیں۔
اس کے بعد اہلیہ صاحبہ ملک ایم۔ کے۔ عبدالرحمن صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور اہلیہ صاحبہ چوہدری ظہیر احمد صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری فتح محمد صاحب نے بنی نوع انسان سے ہمدردی، اہلیہ صاحبہ بابو محمد عمر صاحب نے خاوند کی اطاعت اور اہلیہ صاحبہ شیخ مسعود الرحمن صاحب نے خلافت سے وابستگی کیوں ضروری ہے کے متعلق مضامین پڑھ کر سنائے اور دعا کے بعد ۱/۲ ۴ بجے اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (نامہ نگار)

ایک زبردست شہادت

جناب چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب احمدی نمبردار چک ۳۵ ڈاکخانہ چک ۳۳ ضلع سرگودھا تحریر فرماتے ہیں۔
کہ میں نے آپ کی دوا بنام **مسرت** منگا کر اپنی بیوی کو استعمال کرائی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۲/۱۰/۳۸ کو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ جن میری بہنوں کو صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو میری خاندانی مجرب دوا **مسرت** منگا کر استعمال کرنی چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خدا کے فضل و کرم سے لڑکا ہی پیدا ہوگا۔

قیمت مکمل کورس پانچ روپے محصول ۸/

میری ایک اور دوا بنام **راحت** بہنوں کی جملہ امراض ماہواری بیقاعدگی بندش۔ درد سے آنا۔ کمر درد۔ قبض۔ دل کی دھڑکن۔ کمی خون کے لئے حیرت انگیز اثر کرنے والی دوا ہے۔ منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ **قیمت** معہ محصول ۱/۸

ملنے کا پتہ

انچارج نجم النساء بیگم احمدی بنگلہ نمبر ۹۷ میو روڈ لاہور

نوٹ:۔ واضح رہے کہ میرا سابقہ پتہ شاہدرہ کا تھا۔ اب میو روڈ لاہور ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۵۲۵

منکہ صوبیدار محمد عبد اللہ انڈین آرمی ولد شیخ الٰہی بخش صاحب مرحوم قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت فوجی پنشنر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے جسکی کل قیمت ۷۹۹۰/۰ روپے ہے۔

(۱) دکان ۲۰-۳۱ برطرف اڈا خانہ واقعہ قادیان جسکا رقبہ چار مرلے چھ سرساہی چھ مربع فٹ قیمتی	۷۱۰/۰
(۲) " ۳-۲ " " " " چار مرلے ۲۹۷ مربع فٹ "	۲۰۰/۰
(۳) " ۶-۵ " " " " " چار مرلے ۱۲۷ " "	۱۰۹/۰
(۴) " ۲۲-۲۱ " " " " " چار مرلے ۱۴۰ " "	۲۴۰/۰
(۵) احاطہ ۳۷ " " " " دس مرلے ۸۱ " "	۴۰۰/۰
(۶) دوکان ۳۳-۳۴-۳۵ " " " " تین مرلے ۵ سرساہی ۲۰ مربع فٹ	۳۰۰/۰
(۷) مکان واقعہ محلہ دار العلوم موسومہ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم والا	۱۵۲۰/۰
(۸) اراضی واقعہ قادیان متصل پشت احمدیہ سٹور ایک کنال گیارہ مرلہ	۱۲۴۰/۰
کل	۷۹۹۰/۰

اس کے ۱/۹ حصہ کی جائداد مذکورہ بالا میں سے دکان ۳۱ قیمتی ۲۵۵/۰ ۳۴ قیمتی ۳۰۰/۰ (۳۲-۳۵ قیمتی ۱۰۰/۰) صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام جس کی کل قیمت ۵۵۵/۰ روپے ہوتی ہے منتقل کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جوکہ اسوقت چالیس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ (نوٹ) کل جائیداد ۷۹۹۰/۰ روپے کا ۱/۹ حصہ ۵۳۴/۰ روپے ہوتا ہے لیکن میں جو جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام منتقل کرتا ہوں۔ اسکی قیمت ۵۵۵/۰ ہے گویا ۲۱/۰ روپے زیادہ ہوتے ہیں۔ ان میں ۱/۲ اور نقد شامل کرکے پانچ ماہ کا چندہ حصہ آمد از نومبر ۱۹۳۸ء تا مارچ ۱۹۳۹ء پیشگی ادا کرتا ہوں۔ یعنی ۲۱/۰ + ۱/۲ ا روپیہ کل ۲۲ روپے

العبد صوبیدار
محمد عبد اللہ بقلم خود
گواہ شد۔
برکت علی خان
فنانشل سکرٹری
تحریک جدید گواہ شد
محمد طفیل خان پر بذبذ پنشنر
محلہ دار العلوم۔
کاتب الحروف محمد حیات کاتب
قادیان

دنیا بھر میں پتیل کی بہترین
مشین سویاں نکل پلیٹڈ
(نو ایجاد)

ملکی صنعت کا بہترین نمونہ۔ مروجہ مشینوں کے نقائص سے مبرا۔ مضبوطی خوبصورتی پائیداری میں لاثانی۔ نہایت اعلیٰ چلنے میں بعد بلی ہینڈل دھکیلنے کا کا پرزہ بھی لگایا گیا ہے۔ جس میں سے باریک روما لی سویاں تازہ بنا کر تیار کر کے تناول فرمائیے خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس۔ ہر مشین کے ہمراہ ڈھکنی سوراخ دار۔ قیمت سات روپے (عہ) علاوہ ازیں شہرۂ آفاق آہنی بیلنے جات ۔۔۔ ولایتی ہل بیل گاڑی انگریزی ہل۔ پٹرول کے بیلنے جات۔ ۔۔۔ بادام روغن نکالنے اور ۔۔۔ والوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔ (محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار)۔ اصلی اور اعلیٰ مال منگوانیکا قدیمی پتہ

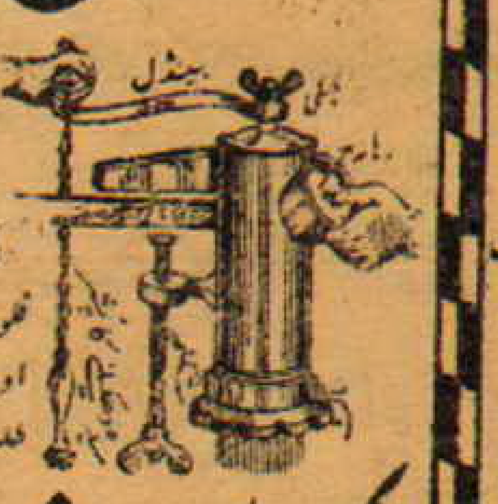

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینیرز بٹالہ پنجاب

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں بستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبد الرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم اس دواخانہ رحمانی میں تیار رہتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱/۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ملیں گی۔ منیجر عبد القدیر کاغانی قادیان

بعدالت العالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۱۸۷ آف ۱۹۳۸ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہندبابت ۷ مجریہ ۱۹۱۳ء و انڈین کمرشل فارنس لمیٹڈ لاہور بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ سیٹھ لقمان جی آدم جی اینڈ کو صدر بازار راولپنڈی یکے از حصہ داران و قرضخواہاں کمپنی نے مسٹر پرکاشش چندر اجین ایڈووکیٹ کی وساطت سے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ کمپنی ہائے ہند برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور بتاریخ ۴ اگست ۱۹۳۸ء کو عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ اور ازآنجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء کو پیش ہو۔ لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ مجریہ ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء کو دس بجے قبل دوپہر اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ عدالت ہذا جسے باقاعدہ طور پر اطلاع دی گئی ہو۔ پیش ہو۔

نیز یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست پیش کردہ عدالت ہذا منجانب حصہ دار و قرضخواہ متذکرۃ الصدر کی نقل لینا چاہے تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے اور اس کی مقررہ فیس ادا ہونے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت العالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور جاری کیا گیا (مہر عدالت) (دستخط) کے بی۔ ویب۔ ڈپٹی رجسٹرار

166

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ یا ہوا بھی باشمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے ۳ عے

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفع ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے ۲ عا

نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ارادی

ایک عرصہ سے یہ دوا خون کی کمی کمزوری سے دم پھولنا۔ چکر آنا۔ دل دھڑکنا بدن کا بےحس ہو جانا کام سے نفرت کسی وجہ سے طاقت کا گھٹ جانا حتیٰ کہ اعضاء جواب دے چکے ہوں ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ دماغ بےخوابی بدخوابی۔ کمی بھوک کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ نوے فیصدی احباب نے تعریف کی ہے قیمت ایک اونس ۱/۲ محصولڈاک علاوہ۔ ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

کلکتہ ۷ نومبر۔ ایک انگریز ڈویژنل کمشنر نے جو بنگال انڈین سول سروس میں بیس سال سے کام کر رہا تھا۔ آج استعفیٰ دیدیا۔ گذشتہ اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں یہ چھٹا استعفیٰ ہے۔ جو سول سروس کے آدمیوں نے دیا۔

راجشاہی ۷ نومبر۔ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے صدر کانگرس نے کہا۔ کہ بنگال کی موجودہ وزارت جلد ٹوٹ جائیگی۔ اور اس کے بعد اگر کانگرس نے وہاں وزارت قائم کی۔ تو وزیر اعظم مسلمان ہی منتخب کیا جائے گا اور اس طرح ان لوگوں کی تردید ہو جائے گی۔ جو کانگرس کو ہندوؤں کی جماعت خیال کرتے ہیں۔

لکھنؤ ۷ نومبر۔ وجے کمار سنہا جو مقدمہ سازش لاہور میں بھگت سنگھ کا ساتھی تھا۔ کی رہائی کی خبر گذشتہ پرچہ میں دی جاچکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے اس کی رہائی کے لئے وزیر اعظم پنجاب کے پاس سفارش کی تھی۔ اسے غیر مشروط طور پر رہا کیا گیا ہے۔ لیکن پنجاب میں وہ حکومت پنجاب کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو سکے گا۔

بمبئی ۷ نومبر۔ ٹریڈ ڈسپیوٹ بل کے خلاف احتجاج کے لئے آج یہاں مزدوروں نے ہڑتال کی۔ مظاہروں کو روکنے کے لئے پولیس کو کئی بار لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ ایک کارخانہ کے سامنے ہزاروں مزدور جمع ہوئے۔ اور کام کرنے والوں کو کام چھوڑنے کے لئے زور دیا۔ اور ان کے نہ ماننے کی صورت میں زبردستی اندر داخل ہو کر کھڑکیاں اور شیشے وغیرہ توڑ ڈالے پولیس کو مجبوراً گولی چلانا پڑی چنانچہ سولہ بار فائر کئے گئے۔ کئی گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔ ہڑتالیوں نے ٹرام گاڑیوں کی آمد و رفت میں بھی سخت رکاوٹ پیدا کر دی۔ سردار پٹیل ہوم منسٹر کے ساتھ ایک کار میں جا رہے تھے۔ کہ ایک گروہ نے کار کو روک لیا۔ اور لاٹھی سے حملہ کیا۔ شیشہ ٹوٹ گیا۔ مگر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سواریوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ شام کے وقت ایک بڑا احتجاجی جلسہ ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیدکر نے کہا۔ کہ یہ مظاہرہ صرف اس قانون کے خلاف نہ سمجھا جائے۔ بلکہ یہ کانگرس اور کانگرسی حکومت کے خلاف ہے۔

لنڈن ۷ نومبر۔ پنشنوں سے متعلقہ وزیر نے ایک پبلک میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ اس وقت جنگ عظیم کے سلسلہ میں ۳ کروڑ نوے لاکھ پونڈ پنشنوں کی صورت میں ادا کر رہی ہے۔ ۱۹۱۴ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۸ء تک ایک ارب ۲۷ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ پنشنوں کی صورت میں ادا کیا جاچکا ہے۔ یہ رقم جنگ سے پہلے کے قومی قرضہ سے دوگنی ہے

بنوں ۷ نومبر۔ یہاں کے ہندوؤں اور سکھوں نے فیصلہ کیا ہے کہ حملہ بنوں سے متعلق سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے شہادتیں نہ دی جائیں۔

پیرس ۷ نومبر۔ آج ایک نوجوان نے جرمن سفیر متعینہ پیرس سے ملنے کی خواہش کی۔ اور وجہ یہ بتائی۔ کہ میں بعض اہم دستاویزات ان کے حوالہ کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اندر جاتے ہی سیکرٹری پر ریوالور سے فائر کرنے شروع کر دیئے اور ساتھ کہا۔ کہ میں اپنے بھائیوں کے بلا وجہ جرمنی سے نکالے جانے کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حملہ آور ایک پولش یہودی ہے۔ حکومت جرمنی نے حکومت فرانس کے پاس زبردست احتجاج کیا ہے۔

لنڈن ۷ نومبر۔ اخبار ٹائمز لنڈن کی گذشتہ جمعرات کی اشاعت کو جرمنی میں ضبط شدہ قرار دیا گیا ہے جس میں جرمنی سے پولش یہودیوں کے اخراج کے سلسلہ میں لکھا گیا تھا۔ کہ انہیں کوئی بھی چیز ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور وہ بالکل قلاش ہو گئے ہیں اس سے پہلے بھی اس اخبار کی بعض اشاعتیں برلن میں ضبط ہو چکی ہیں۔

لاہور ۷ نومبر۔ بٹالہ میں ۱۲ نومبر کو غیر زراعت پیشہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی صدارت سر نارنگ کریں گے جلسہ آریہ سماج کے ہال میں ہوگا۔

پشاور (بذریعہ ڈاک) افغانستان کو ایران سے بذریعہ ریل ملانے کی تجویز زیر غور ہے۔ روسی انجنیر پیمائش کا کام بڑی سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ اس لائن پر ۵ کروڑ روپیہ خرچ کا اندازہ ہے جو برٹش گورنمنٹ سے قرض لیا جائیگا۔ اس ریلوے کے مکمل ہو جانے کی صورت میں افغانستان سے یورپ تک بذریعہ ریلوے سفر کرنا ممکن ہو جائے گا۔

دہلی ۷ نومبر۔ نائب وزیر ہند کے اعزاز میں مقامی اخبار نویسوں کی ایسوسی ایشن نے دعوت چائے دی جس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے ہندوستانی اخبار نویسوں کے طرز عمل کی تعریف کی آپ نے کہا کہ میں ایک اور ملک میں سیاحت کے لئے گیا تھا۔ تو وہاں کے اخبار نویسوں نے مجھے سخت پریشان کیا تھا۔ حتیٰ کہ وہ میرے غسل خانہ میں بھی گھس آتے تھے۔ میں ایک طالب علم کی حیثیت سے ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرنے آیا ہوں۔ سوالات کا جواب دینے کے لئے نہیں۔

لاہور ۷ نومبر۔ آج وزیر اعظم نے محکمہ آثار قدیمہ کے چیف انجنیر کے ساتھ شاہی مسجد کا معائنہ کیا۔ مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہو گئے۔ وزیر اعظم نے انہیں یقین دلایا۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش کریں گے۔ کہ مسجد کی مرمت کا ٹھیکہ کسی مسلمان ٹھیکیدار کو دیا جائے۔

لنڈن ۷ نومبر۔ تقریباً دو سال سے باغی فوجوں نے میڈرڈ کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ گولہ باری اور بمباری کے ذریعہ شہر کی عمارتوں کا ⅖ حصہ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ آج ہسپانیہ کے اس قدیم دارالسلطنت میں ۱۱۷۶ اشخاص ہلاک ہوتے ہیں۔

نئی دہلی ۷ نومبر۔ وائسرائے ہند نے سر این۔ این سرکار لاء ممبر حکومت ہند کو ایگزیکٹو کونسل کا نائب صدر مقرر کر لیا ہے۔

پیرس ۷ نومبر۔ جاپانی فوجیں کینٹن کو فتح کرنے کے بعد فرانسیسی علاقہ ہند چینی کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ خطرہ ہے کہ جاپان کسی وقت ہند چینی پر حملہ کر کے اسے اپنی سلطنت میں شامل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اس خطرہ کے پیش نظر انہوں نے چین کی سرحد کے ساتھ ساتھ اسی قسم کے قلعے بنانے کے سوال پر غور شروع کر دیا ہے۔ جس قسم کے قلعے فرانس کی جرمن سرحد پر ہیں۔

لاہور ۷ نومبر۔ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت چار بل پیش کرے گی۔ ایک بل قانون تحفظ مقروضین میں ترمیم کی غرض سے پیش کیا جائے گا دوسرا قانون انتقال اراضی میں چوتھی ترمیم کا بل ہے تیسرا بل مارکٹنگ بل ہے اور چوتھا صنعتوں کو حکومت کی طرف سے امداد دینے کے قانون میں ترمیم کرنے کی غرض سے پیش ہوگا۔ ان بلوں کے علاوہ حکومت کی طرف سے چند قراردادوں کا بھی نوٹس دیا گیا ہے۔

کراچی ۷ نومبر۔ حکومت سندھ نے سندھ میں ادنیٰ پارچات کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ صنعت کی سکیم کی منظوری دی ہے چنانچہ ایک ماہر مقرر کر دیا ہے جو تمام صوبے کا دورہ کر کے پارچہ بافوں کو پارچہ بافی کے نئے طریقے سکھائے گا۔

کلکتہ ۷ نومبر۔ سر محمد سعد اللہ سابق وزیر اعظم آسام نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا میری پارٹی ابھی تک کافی مضبوط ہے۔ یکم دسمبر کو جب آسام اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر مولوی غلام نبی